OPEN ACCESS
ABHATH
(Research Journal of Islamic Studies)
Published by: *Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore.*

ISSN (Print) : 2519-7932
ISSN (Online) : 2521-067X
Jan-March-2022
Vol: 7, Issue: 25
Email:abhaath@lgu.edu.pk
OJS:https://ojs.lgu.edu.pk/index.php/abhath/index

خواب، تعبیر اور علمائے برصغیر کی طرف سے مکتوبات کے ذریعے راہنمائی

Dreams and their interpretations: Guidance from the scholars of subcontinent through their letters

Nadia Alam
PhD University of University, Lahore:
Nadia.alam550@gmail.com

Abstract
Sleep is an essential part of human life and in one way or another, the dreams that occur in it also have a significant place in human lives. Dreams, especially the good dreams, are also mentioned in Qur'an and Hadith. It is proven that the Holy Prophet Muhammad ﷺ himself used to interpret them and his ﷺ holy companions and followers followed his ﷺ lead. In the context of subcontinent, the written literature of the region contains a considerable material (especially from the eleventh and twelfth centuries AH) on Muslim scholars' explanation and interpretation of dreams. This article investigates the ways dreams were interpreted in the epistles of the religious scholars of that time. How did those scholars inform the addressees of their spiritual states and how did they guide them well through the written interpretation of the addressees' dreams.

Keywords: Sleep, Dreams, Muslim Scholars, Subcontinent, Epistles

نیند انسانی زندگی کا ایک لازمی حصہ ہے۔ یہ صحت کی بحالی اور روزمرہ افعال زندگی کی انجام دہی کے لیے نہایت اہم اور ضروری ہے۔ انسان اکثر نیند کی حالت میں مختلف خواب بھی دیکھتا ہے۔ جو کسی نہ کسی طرح انسان کی زندگی میں اہمیت رکھتے ہیں۔خواب کئی اقسام کے ہوتے ہیں۔ جنہیں سمجھنا اور پھر اس کے مطابق اس کی تعبیر کرنا اور راہنمائی کرنا، ان سب کا تعلق خاص علم و فن ہے۔ خواب خصوصاً رویائے صالحہ کا ذکر قرآن اور احادیث مبارکہ دونوں میں ملتا ہے۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ سچے خواب (مبشرات) مستقبل کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ خوابوں کی تعبیر بتانا، یہ خود نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے۔ پھر صحابہ کرام اور تابعین کرام سے بھی بہت مثالیں موجود ہیں۔

برصغیر کے مکتوباتی ادب (خصوصاً گیارہویں بارہویں صدی ہجری) کو دیکھیں تو اس میں بھی بزرگان دین علیہم الرحمہ کی لوگوں کو ان کے خوابوں پر رہنمائی اور ان کی تعبیر دینے کے بارے میں مواد سامنے آتا ہے۔ زیر نظر مقالے میں اسی موضوع پر اس زمانے کے بزرگوں کے مکتوبات میں خواب کی تعبیر دینے کے متعلق تحقیق شامل ہے۔ انہوں نے کس طرح اپنے مکتوب الیہم کو ان کی باطنی یا روحانی حالت سے آگاہ فرمایا اور اس پہلو سے بھی ان کی بہترین راہنمائی فرمائی۔

قرآن حکیم میں خواب اور ان کی تعبیر کا ذکر

قرآن حکیم میں اچھے خواب کا ذکر "بُشریٰ" کے لفظ سے کیا گیا ہے۔ جیسا کہ سورہ یونس کی آیت کریمہ ہے:

﴿لَهُمُ الْبُشْرٰي فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ (1) "انھیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں"

آئمہ مفسرین کرامؒ کے نزدیک یہاں بشارت سے مراد وہ نیک خواب ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کو عطا فرماتا ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے خواب وحی ہوتے ہیں۔ یہ بات قرآن کریم میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا خواب دیکھ کر اس پر عمل درآمد کے لیے اپنے عزیز بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے لے جانے سے ثابت ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں اس کا ذکر سورۃ صٰفٰت ۳۷/۱۰۲ میں آتا ہے۔ پھر انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اعلیٰ علوم کے حامل ہوتے ہیں۔ ان میں سے حضرت یوسف علیہ السلام کو خاص طور پر خوابوں کی تعبیر کا علم عطا فرمایا گیا۔ جیسا کہ قرآن کریم فرقان حمید سے معلوم ہوتا ہے۔ سورہ یوسف میں حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: ﴿وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ﴾(2)

"اسی طرح تمہارا رب تمہیں منتخب فرمالے گا اور تمہیں باتوں کے انجام تک پہنچنا یعنی خوابوں کی تعبیر کا علم سکھائے گا"

اس آیہ مبارکہ میں خواب کے وجود اور ان کی تعبیر کے بارے میں بہت واضح ارشاد ہے۔ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنی بہت سی عطاؤں کا ذکر فرمایا ہے۔ جس میں ایک نعمت خوابوں کی

---

(1) سورۃ یونس ۱۰/۶۴

Al-Qurān, 10/64

(2) سورۃ یوسف ۱۲/۶

Al-Qurān, 12/6

تعبیر کا علم اور اس کا فن بطور خاص عنایت فرمانے کا ذکر ہے۔ اسی بات کا شکر ادا کرتے ہوئے بعد میں سیدنا یوسف علیہ السلام نے یوں اعتراف فرمایا ہے:

﴿رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ﴾(3)

"اے میرے رَبّ بیشک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام نکالنا (خواب کی تعبیر کا علم) سکھایا"

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم حضرت محمد ﷺ کے خواب کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے کہ آپ ﷺ نے ضرور ایک سچا خواب دیکھا ہے، جسے آپ ﷺ کا رب ان شآء اللہ ضرور پورا فرمائے گا، سورہ فتح میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ﴾(4)

"بے شک اللہ نے سچ کر دیا اپنے رَسول کا سچا خواب، بےشک تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہوگے اگر اللہ چاہے امن وامان سے"

اس کے علاوہ سورۃ انفال کی آیت نمبر ۴۴ میں غزوہ بدر کے موقع پر کفار کو خواب میں تعداد میں کم دکھائے جانے اور اس کی حکمت کا بیان فرمایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں خوابوں کا ذکر مختلف انبیاء کرام کے حالات کے ساتھ فرمایا ہے۔ جس سے ان کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی خواب اور ان کی تعبیر کے بارے میں تعلیمات

اگر ہم تعبیر خواب کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں آپ ﷺ کے عمل مبارک کو دیکھیں جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث میں بھی موجود ہے۔ نبی کریم ﷺ خود اپنے صحابہ سے روزانہ ان کے خواب کے بارے میں دریافت فرماتے اور پھر ان کی تعبیر بیان فرماتے۔ اس سلسلے میں حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

---

(3) یوسف ۱۲/۱۰۱۔

Al-Qurān, 12/101

(4) الفتح ۴۸:۲۷۔

Al-Qurān, 48/27

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: مَنْ رَأَى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا، قَالَ: فَإِنْ رَأَى أَحَدٌ قَصَّهَا، فَيَقُولُ: مَا شَاءَ اللَّهُ (5)

"نبی کریم ﷺ (مسجدِ نبوی میں) نماز (فجر) پڑھنے کے بعد ہماری طرف چہرہ اقدس فرما کر تشریف رکھتے اور ہم سے پوچھتے کہ آج رات کسی نے خواب دیکھا ہو تو بیان کرے پھر اگر کسی نے خواب دیکھا ہو تا تو وہ اسے بیان کر دیتا اور آپ ﷺ جو اللہ کو منظور ہو تا اس کی تعبیر بیان فرماتے"

اللہ تعالیٰ نے نیک خواب یا مبشّرات کو مسلمانوں کی ہدایت کا ایک ذریعہ و سبب بنایا ہے۔ اس علم کی اہمیت کے پیش نظر محدثین کرامؒ نے اپنی کتب حدیث میں کتاب الرویاء، ابواب المبشرات وابواب النوم وغیرہ کے عنوانات سے مستقل باب باندھے ہیں۔ خواب اچھا ہو یا برا احادیث مبارکہ میں ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے وضاحت سے تعلیم فرمائی ہے۔ بخاری و مسلم کی متفق حدیث ابوہریرہؓ سے مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ، قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ (6)

"یعنی اب نبوت باقی نہیں رہی (ہاں اس کا فیض) رویائے صالحہ (کی شکل میں باقی ہے)۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین نے پوچھا وہ مبشرات کیا ہیں تو فرمایا وہ نیک خواب ہیں جو اہل ایمان کو آتے ہیں"

اسی طرح ترمذی شریف کی حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ، قَالَ : فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: لَكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ (7)

"میرے بعد نبوت و رسالت کا سلسلہ بند ہو گیا ہے۔ اب کوئی رسول آسکتا ہے اور نہ کوئی نبی مگر میرے بعد مبشرات ہوں گی"

---

(5) بخاری، محمد بن اسمعیل، صحیح البخاری، الریاض وزارۃ الشؤن الاسلامیہ والدعوۃ، ۱۴۱۷ھ، ص ۳۷۳، رقم: ۱۳۸۶۔

Bukhârĭ, Ab‰ ¢Abd Allâh Muhammad b. Ismâ¢Ïl b. IbrâhÏm b. MughÏra al-. Al-Jâmi¢ al-|a^Ï^. Al-riy«z, Wizârat al-shoun al-islamiah, 1417 AH. P: 373, Hadith: 1386

(6) ایضاً، ص ۱۴۶۸، رقم: ۶۹۹۰

Ibid, p: 1468, Hadith: 6990

(7) ترمذی، محمد بن عیسی، الجامع الصحیح سنن الترمذي، بیروت: دار إحياء التراث العربي، ص ۵۲۲، رقم: ۲۲۷۲۔

Tirmidhâ Muhammad b. Esâ, al-sunan, Beirut, Dâr Ihyâ al-turath alrabâ, p: 522, Hadith:2272

ایک حدیث مبارکہ میں مزید یہ تصریح ہے کہ خواہ وہ خواب (بشارت) کوئی خود اپنے بارے میں دیکھے یا کوئی دوسرا شخص اس کے بارے میں دیکھے۔ سنن ابن ماجہ کی ایک روایت جسے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے بیان کیا، اس میں آنحضور ﷺ فرماتے ہیں:

أَيُّهَا النَّاس، إِنَّه لَمْ يبق مِنْ مبشّرات النُّبُوَّة إِلّا الرُّؤْيا الصَّالحَةُ، يراها الْمُسلم أَوْ تُرَى لَهُ(8)

"اے لوگوں مبشرات نبوی میں سوائے نیک خوابوں کے جو کسی مومن کو دیکھائی دیتے ہیں کچھ بھی باقی نہیں رہا جسے مسلمان خود دیکھتا ہے یا اس کے لیے کوئی اور دیکھتا ہے"

نبی کریم ﷺ نے یہ بھی واضح فرمادیا کہ سچے خواب آتے کیسے ہیں؟ جب انسان شعور میں سچ کو اپناتا ہے، سچ بولتا ہے، ہمیشہ سچی بات ہی کرتا ہے تو پھر اس کو خواب بھی سچے آتے ہیں۔ اسی طرح آپ ﷺ نے خوابوں کی مختلف اقسام کا ذکر بھی فرمادیا ہے۔ مسلم کی حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

وَأَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا،....والرُّؤْيا ثَلَاثَةٌ: فَرُؤْيا الصَّالحَة بشْرَى مِنَ الله، وَرُؤْيَا تَحْزِينٌ مِن الشَّيْطَان، وَرُؤْيا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرءُ نَفْسَه.(9)

"تم میں سے ان کے خواب زیادہ سچے ہوں گے جو بات (کرنے) میں زیادہ سچے ہوں گے،۔۔۔ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں، اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے خوشخبری ہوتی ہے، ایک خواب شیطان کی طرف سے غمگین کرنے کے لیے ہوتا ہے اور ایک خواب وہ جس میں انسان خود سے باتیں کرتا ہے"

علماء نے اس کی وضاحت بیان فرمائی ہے کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے بشارت ہوتی ہے۔ تاکہ بندہ اپنے کریم مولیٰ کے ساتھ حسن ظن میں مزید راسخ ہو جائے اور یہ بشارت اس کے لئے مزید شکر اور اطمینان کا باعث بن جائے۔ جھوٹا و مکروہ خواب شیطانی القاء ہوتا ہے۔ جس سے شیطان کی غرض مومن کو افسردہ، بے ہمت اور غمناک کرنا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان جس ماحول میں رہتا ہے، اس میں کسی واقعہ کی شدت اس پر اتنی اثر انداز

---

(8) ابن ماجہ، محمد بن یزید، السنن، قاہرہ: دار احیاء الکتب العربیہ، س ن، ۲/ ۱۲۸۳، رقم: ۳۸۹۹۔

Ibn Mâjah, Muhammad b. Yazâd, al-sunan, Cairo, D«r Ihyâ al-kotob al-arabiah, 2/1283, Hadith: 3899

(9) قشیری، مسلم بن الحجاج، الصحیح، الریاض: دار طیبہ، ۱۴۲۷ھ، ص ۱۰۷۵، رقم: ۲۲۶۳۔

Qushayrâ, Muslim b. al-Hajjaj, Al-sahâh, Al-riy«z, D«r Taybah, 1427 AH. P: 1075, Hadith: 2263

ہوتی ہے کہ وہ اسی کے متعلق رات کو سوتے میں بھی دیکھنے لگتا ہے، یا اسے کسی چیز کی بڑی چاہ ہے تورات کو خواب میں اس کا حصول دیکھنے لگتا ہے۔ یہ اس کے خیالات ورجحانات کا انعکاس یا خیالی صورت ہوتی ہے۔ جو وہ سوتے میں دیکھتا ہے (یعنی خواب کی تیسری قسم)۔

کبھی معدے کی خرابی، گیس کی زیادتی یا خواتین کو حمل میں طبیعت کے بوجھل پن یا ماہورای کی خرابی کی وجہ سے بھی ڈراؤنے خواب آنے لگتے ہیں۔ ان کا کوئی تعبیر کے لحاظ سے اعتبار نہیں ہوتا۔ماہرین کہتے ہیں کہ ان کی تعبیر کے لیے کسی عالم کے پاس نہیں طبیعت کی بہتری کے لیے کسی طبیب سے رجوع کرنا چاہیے۔ کچھ لوگوں کے نزدیک خواب کا تعلق طبائع انسانی کے غلبہ پر ہے اور کچھ نہیں۔ ان کے مطابق اگر طبیعت پر سوداء کا غلبہ ہے تو انسان خواب میں قبریں اور خوفناک واقعات اور احوال دیکھتا ہے، صفراء کے غلبے میں وہ سفیدی، روشنی، آگ اور خون کا مشاہدہ کرے گا، بلغم کی زیادتی سے خوابوں میں پانی، نہریں اور موجیں نظر آئیں گی اور خون کی زیادتی کی وجہ سے ہوائیں، پینے کی اشیاء اور ڈھول باجے وغیرہ نظر آئیں گے۔ علماء نے خوابوں کی مختلف اقسام کو بڑی تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ حضرت عبد الغنی نابلسیؒ کے مطابق وہ خواب جن کی تعبیر نہ ہو ان کی سات اقسام ہیں۔ جبکہ اچھے خوابوں یا مبشرات کی پانچ مختلف اقسام ہیں۔ اچھے یا برے کسی بھی قسم کے خواب دیکھنے پر کیا کرنا چاہیے؟ اس بارے میں بھی نبی کریم ﷺ نے اپنی تعلیمات میں ہماری راہنمائی فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ:

الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ،فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ، فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ،واذ اریٰ ما يكره فَلْيَتعوَّذْ بالله مِنْ شرها ومِنْ شَرِ الشَّيطَان ولْيقل ثَلَاثًا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ (10)

”اچھا خواب منجانب اللہ ہے اور برا شیطان کی جانب سے۔ پس جب کوئی شخص پسندیدہ خواب دیکھے تو اسے صرف اس شخص سے بیان کرے، جس سے اسے محبت ہے اور جب کوئی مکروہ خواب دیکھے تو اللہ تعالیٰ سے اس خواب کے شر اور شیطان کے فتنہ سے پناہ مانگے، دفع شیطان کے لئے تین بار (بائیں جانب) تھتکارے اور ایسا خواب کسی سے بیان نہ کرے۔ یوں یہ خواب کسی کو کوئی ضرر نہیں دے گا“

مسلم کی ایک اور روایت میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ناپسندیدہ خواب دیکھنے کی صورت میں کروٹ بدلنے کا حکم بھی فرمایا ہے:

---

(10) بخاری، الصحیح، ۶/۲۵۷۱، رقم:۶۶۰۳۔

Bukhârâ, Al-sahâh, 6/2571, Hadith:6603

إذَا رَأَى أَحَدُكُم الرُّؤْيا يكْرَهها، فَلْيبْصق عَنْ يساره ثَلاثًا ولْيستعذْ بالله من الشَّيطَان ثَلاثًا، وَلْيتحوَّلْ عَنْ جنبه الَّذي كَانَ عَلَيْه (11)

"جب تم میں سے کوئی مکروہ (ناپسندیدہ) خواب دیکھے تو تین بار اپنی بائیں جانب تھوک دے اور تین بار شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے اور جس پہلو کی طرف لیٹا تھا وہ تبدیل کرلے"

سچے خوابوں یا رویائے صالحہ کی اہمیت اس حقیقت سے بھی واضح ہے کہ وحی الٰہی میں سب سے پہلی چیز جس سے حضور نبی کریم ﷺ کو سابقہ پڑا وہ سچے خواب ہی تھے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ ان ایام میں حضور ﷺ جو خواب دیکھتے اس کی تعبیر صبحِ صادق کی مانند آشکار ہو جاتی۔(12) سچے خواب یا رویائے صالحہ کی فضیلت اور اس کی اہمیت اس امر سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مومنوں کے سچے خواب کو جزوِ نبوت قرار فرمایا ہے۔ بخاری و مسلم کی متفق حدیث مبارکہ ہے کہ:

رؤْيا الْمؤْمن جزْءٌ منْ ستَّة وَأَرْبعين جزْءًا من النُّبُوَّة (13)

"سچا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے"

بعض بزرگوں نے اس کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ چونکہ نبی کریم ﷺ کو آغاز وحی سے قبل چھ ماہ تک سچے خواب آئے اور نزول قرآن کا عرصہ تقریباً تیئس سال ہے۔ تیئس کو دو سے ضرب دیں تو یہ چھیالیس کا عدد بنتا ہے۔

خواب کی تعبیر اور حضرت محمد بن سیرینؒ

نبی کریم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہی کئی صحابہ کرام کا نام سامنے آتا ہے جنہوں خواب کی تعبیر بیان فرمائی۔ ان میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا نام مبارک خصوصیت کا حامل ہے۔ اس کے بعد جب خواب کی تعبیر کا ذکر کیا جائے تو ذہن میں سب سے پہلے حضرت محمد بن سیرین کا نام نامی آتا ہے۔ ابو بکر محمد بن ابی عمر سیرین الانصاری بن البصری (۳۳ھ-۱۱۰ھ / ۶۵۳ء-۷۲۹ء) حضرت انس بن مالکؓ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ والد سیرینؒ جرجرایا

---

(11) قشیری، الصحیح، ص ۱۰۸۵، رقم: ۲۲۶۲۔

Qushayrâ, Muslim b. al-Hajjaj, Al-sahâh

(12) بخاری، الصحیح، ص ۱، رقم: ۳۔

Bukh«râ, Al-sahâh,

(13) بخاری،، ص ۱۰۷۵، رقم: ۲۲۶۳۔

Bukh«râ, Al-sahâh,

(مضافات بصرہ) کے باشندے تھے اور رشتہ ولاء سے انصاری تھے۔ والدہ ماجدہ صفیہؒ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ کی لونڈی تھیں۔ اکابر صحابہ میں انہوں نے حضرت انسؓ کے بعد حضرت ابو ہریرۃؓ کی زیادہ صحبت حاصل کی اور انہی کے اصحاب میں شمار ہوتے ہیں۔ فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ علمِ حدیث کا یہ حال تھا کہ اکابر آئمہ محدثین نے آپؒ کو امام الحدیث کہا ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ، حضرت حسن بن علی اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جیسے عظیم صحابہ کرام سے روایت بیان کی۔ حضرت ابن حجر عسقلانیؒ(م ۸۵۲ھ / ۱۴۴۹ء) نے تقریباً تیس سے زائد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نام بیان فرمائے ہیں۔ جن سے حضرت ابن سیرینؒ کو شرف تلمذ حاصل تھا اور جن سے انہوں نے روایت بیان کی۔ کسب معاش کے لیے پارچہ فروشی کرتے تھے۔[14] امام ذھبیؒ علیہ نے انہیں معبر خصوصی کے طور پر ذکر کیا ہے۔[15]

خواب کی تعبیر میں حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ کے حیران کن واقعات

خواب کے بارے میں حضرت ابن سیرینؒ کا کیا کہنا تھا؟ اس بارے میں حضرت سلام بن مسکین سے روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین کو فرماتے سنا:

اذا اتقی اللہ العبد فی الیقظة لا یضره ما رئ له فی النوم [16]

”جب بندہ بیداری میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو نامناسب خواب اسے نقصان نہیں پہنچاتے“

خوابوں کی تعبیر کے حوالے سے آپؒ کی بتائی ہوئی تعبیریں حیران کن ہیں۔ آپؒ نے موسم، جگہ اور وقت کے اختلاف سے ایک ہی خواب کی مختلف تعبیریں بیان فرمائیں۔ حضرت ابن سیرینؒ کی خواب کی تعبیر کے حوالے سے کچھ مثالیں۔:

---

[14] عسقلانی، أحمد بن علي، تہذیب التہذیب، الھند: مطبعۃ دائرۃ المعارف النظامیۃ، ۱۳۲۶ھ، ۲/ ۸۵۔

Asql«nâ, Ahmad b. Alâ, Tahdhâb al-tahdhâb, India, Mitbah D«irah al-ma'«rif, 1326 AH. 2/85

[15] سیرین، ابو بکر محمد، کامل التعبیر (تعبیر الرویاکلاں) مترجم: محمد قاسم دلاوری، لاہور: اسلامی کتب خانہ

Sayrân, Abë Bakr Muhammad, Kamil al-ta'bâr, Mutarjim: Muhammad Q«sim, Lahore, Islami Kotob Khanah.

[16] الاصفہانی، ابی نعیم احمد بن عبد اللہ، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۶ھ، ۲/ ۲۷۳۔

Al-asfah«nâ, Abë Na'ym Ahmad b. Abd Allah,Hilyah al-awli«, D«r al-fikr, Beirut, 1416 AH. 2/273

ایک شخص نے کہا کہ میں نے خواب دیکھا، ایک بچہ میری گود میں بیٹھا چیخ رہا ہے۔ فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور (بیوی بچوں) کو چھڑی سے مت مارو" [17] اسی طرح ایک شخص نے دریافت کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں موتیوں سے مزین و مرصع برتن سے شہد چاٹ رہا ہوں۔ فرمایا: "اے شخص! اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اور قرآن کریم کو دہراؤ کیونکہ تم نے قرآن پڑھ کر اسے بھلا دیا ہے۔ کسی نے عرض کی کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں اپنے کپڑے دھو رہا ہوں مگر وہ صاف نہیں ہو رہے۔ فرمایا: "تم نے اپنے بھائی سے قطع تعلقی کی ہوئی ہے" [18]

خواب کی تعبیر میں علمائے برصغیر کی مکتوبات کے ذریعے راہنمائی

اگر برصغیر کے مکتوباتی ادب کا مطالعہ کریں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے عظیم علمائے کرام بزرگان دین علیہم الرحمہ جنہوں نے ساری زندگی دینِ متین کی محبت اور اس کے احیاء و حفاظت میں بسر فرمائی تھی۔ انہوں نے اس کے لیے نہ صرف بالمشافہ عوام و خواص کی ہدایت و راہنمائی فرمائی بلکہ اپنے شاگردوں، مریدین، عزیز و اقرباء کی اپنے مکتوبات کے ذریعے بھی زندگی کے ہر پہلو میں اصلاح، ہدایت اور راہنمائی فرمائی۔ ان مکتوبات کے مطالعے سے دیگر بہت سی خوبیوں کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ انہوں نے ان مکتوبات میں اپنے متعلقین کے خوابوں پر بھی بات کی ہے۔ ان خوابوں کی تعبیر بیان کر کے اس سے ان کی روحانی و قلبی حالت کا ادراک فرمایا ہے اور پھر اس نہج سے ان کی اصلاح و راہنمائی فرمائی۔ حتیٰ کہ ہمیں ان مکتوبات میں خوابوں کا تعارف اور ان کی مختلف اقسام کے بارے میں بھی معلوم ہوتا ہے۔

حضرت شاہ غلام علی دہلوی ولد شاہ عبد اللطیف (۱۱۵۸ھ۔۱۲۴۰ھ) جو میرزا مظہر جان جاناںؒ کے سب سے نامور مرید و خلیفہ تھے۔ مجددی حضرات انہیںؒ تیرھویں صدی ہجری کا مجدد مانتے ہیں۔ آپؒ ایک مغل شاہزادے مرزا جہانگیر کو ایک جوابی مکتوب میں احادیث مبارکہ کی روشنی میں اس کے خواب کی تعبیر بیان کرنے سے پہلے انہیں خوابوں کا مختصر لیکن جامع تعارف کروایا ہے، آپؒ لکھتے ہیں:

عالم خواب عجب عالم است کہ دران وھم و خیال را دخل بسیار است۔۔۔ ھم چنین غذائی گرم و سرد تاثیر ھامی کند خوابھای پریشان اضغاث احلام است اعتباری ندارد [19]

---

[17] ایضاً، ص۲۷۷۔

ibid, p: 277

[18] ایضاً، ص۲۷۸۔

ibid, 278

[19] دہلوی، غلام علی، شاہ، مکاتیب شریفہ شاہ غلام علی دہلوی، ۱۲/۲۷۔

''خواب کی دنیا ایک عجیب دنیا ہے، جس میں وہم و خیال کو بہت دخل ہے، خواب میں گذشتہ اور آئندہ پیش آنے والے حالات بھی اس میں دیکھے جاتے ہیں۔''

کبھی آدمی کسی اور کے حالات دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ میرے حالات ہیں۔(اکثر) یہ سب وہم ہوتا ہے۔ کبھی صرف شیطان کا القاو تصرف ہوتا ہے۔ جس طرح کہ ایک شخص نے آکر عرض کی یارسول اللہ ﷺ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي قُطِعَ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ، فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ [20](میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ مسکرائے اور اسے ارشاد فرمایا کہ جب شیطان خواب میں کسی کے ساتھ چھیڑ خوانی کرے (کھیلے) تو وہ لوگوں کو نہ بتایا کرے) کبھی ڈراؤنا خواب نماز و ذکر کے لئے جگانے کے لئے (بھی) آتا ہے۔ جیسا کہ حضرت براء بن عازب صحابی رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہ تہجد میں ان کو ایک گائے سینگ مار رہی ہے۔ وہ سورہ بقرہ کی تلاوت کا تہجد میں معمول رکھتے تھے، اس میں دیر ہو گئی تھی۔ لہٰذا بیدار ہوئے اور تہجد اور سورہ بقرہ پڑھنی شروع کر دی، کبھی اخلاط کا غلبہ خوابوں میں دیکھا جاتا ہے۔ صفراء کے غلبہ سے زرد اور خون کے غلبہ سے چیزیں سرخ نظر آتی ہیں۔ اسی طرح گرم اور سرد خوراک بھی تاثیر رکھتی ہے۔ یہ پریشان خواب ''اضغاث احلام'' ہیں جو کوئی اعتبار نہیں رکھتے)

خواجہ محمد معصوم: گیارہویں صدی ہجری کے عظیم بزرگ اور امام ربانیؒ شیخ احمد سرہندی کے فرزند و خلیفہ تھے۔ وہ اپنے ایک مرید مرزا امان اللہ برہان پوریؒ کو مکتوب (۱/۲۴) میں ان کے دیکھے گئے واقعات کی تعبیر و نتائج سے آگاہ کرتے ہیں اور انہیں ان کے خواب کی حقیت سے یوں آگاہ فرماتے ہیں:

باید دانست کہ جمعے در خواب و واقعہ خود را پادشاہ یا قطب وقت می بینند و در یقظہ ہیچ کدام ازینہا ثابت نیست۔۔۔ اضعف ظہور است کفایت مہ افتدق بقدر قوت ظہور می یابد[21]

Dahlavâ, Ghël«m Alâ Shah, Mak«tâb Sharifah Shah Ghël«m Alâ Dahlavâ, 12/27

(20) قشیری، الصحیح، ۴/۱۷۷۷، رقم: ۲۲۶۸۔

Qushayrâ, Muslim b. al-Hajjaj, Al-sahâh, 4/1777, Hadith: 2268

(21) سرہندی، محمد معصوم، مکتوبات خواجہ محمد معصومؒ، دفتر اول، مترجم: سید زوار حسین، کراچی: ادارہ مجددیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ۲۴/۹۹۔

Sarhandâ, Muhammad Ma'sëm, Maktëb«t Kh«wja Muhammad Ma'sëm, Kar«châ, Id«rah, Mujaddidiah, 1406 AH. 24/99

"جاننا چاہیے کہ ایک جماعت خواب میں اپنے آپ کو بادشاہ یا قطبِ وقت دیکھتی ہے اور بیداری میں ان میں سے کسی کے لئے یہ بات ثابت نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بادشاہت یا قطبیت کی صفت ان میں موجود ہے لیکن ضعیف ہے اور اس قابل نہیں کہ عالمِ شہادت میں ظاہر ہو۔ اس کے بعد وہ دو حال سے خالی نہیں ہے، اگر اس صفت نے قوت حاصل کرلی اور اس قابل ہو گیا کہ عالمِ شہادت میں ظاہر ہو جائے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کی قدرت سے عالمِ شہادت میں بھی بادشاہ ہو جاتا ہے اور قطب بھی بن جاتا ہے اور اس قدر قوت پیدا نہ کی تو اسی مثالی ظہور کے ساتھ جو کہ بہت ہی ضعیف ظہور ہے، کفایت کرتا ہے اور بقدرِ قوت ظہور پاتا ہے"

خواجہ محمد معصومؒ ہی اپنے ایک دوسرے مرید مولانا محمد صدیقؒ کو ان کا خواب بیان کر کے، پھر اس خواب کی تعبیر یوں بیان فرماتے ہیں:

"در خواب می بیند کہ بر بالائے دیوار کج کہ در نہایت رفعت و باریکی است بر آمدہ است۔۔۔ کہ معبر بسیر عن اللہ باللہ است کہ بعد از سیر فی اللہ بحصول می پیوند و این تعبیر انسب است ازانکہ این دیوار را بتعین امکانی تعبیر نمودہ آید"[22]

(خواب میں دیکھتا ہے کہ ایک ٹیڑھی دیوار جو بہت بلند اور باریک ہے، اس پر چڑھا ہے اور ڈرتے کانپتے نہایت خوف سے اس دیوار کو عبور کیا ہے اور دیوار کی ایک یا دو گز جگہ رہ گئی تھی (کہ) دیوار کی پشت سے گر پڑا اور دوبارہ مضبوط ہو کر کمر خوب باندھ کر سینکروں مشقتوں سے خود کو دیوار کے اوپر کیا۔ جب دیوار کی پشت پر نگاہ کی تو لکھا دیکھا: هذا جدار العشق و سيف المحبة (یہ عشق کی دیوار اور محبت کی تلوار ہے) ان کلمات کو دیکھتے ہی فقیر کے اندر سے نعرہ بلند ہوا اور خود کو ہوا میں معلق پایا، اسی اثنا میں آنکھ کھل گئی۔ میرے سردار! ہو سکتا ہے کہ یہ دیوار عین ثابتہ کی تمثیل ہو کہ اصل ولایت اس کے وصول سے وابستہ ہے۔

اس تک وصول تعین امکانی سے سالک کی فنا اور حق تعالیٰ کی طرف عطا کئے ہوئے وجود کے ساتھ اس کی بقا کا سبب ہے۔ اس لئے وہ سیف محبت ہو گی اور چونکہ عین ثابتہ کا یہ تعین اطلاق (ذات مطلق) کے چہرہ پر ایک پردہ ہے، اس لئے عشق کی دیوار اور معشوق کا پردہ ہو گی کیونکہ عشق بمعنی معشوق ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ عشق بمعنی عاشق ہو اور جدار کی اضافت عشق کی طرف اضافتِ بیانیہ ہو اور اس مرتبہ پر عاشق کا اطلاق اس مرتبہ کے ساتھ عاشق کے

---

[22] سرہندی، محمد معصوم، خواجہ، مکتوبات خواجہ محمد معصومؒ، دفتر اول، ۱۲۹/ ۲۸۳-۲۸۴۔

Sarhandâ, Muhammad Ma'sëm, Maktëb«t Kh«wja Muhammad Ma'sëm, 129/283-284

بقاو تحقق کے اعتبار سے ہو اور یہ تعین اگرچہ وجودِ موہوب کے ساتھ حاصل ہوا ہے لیکن جزو ہونے کے کوچہ سے نہیں نکلاہے اور اطلاق سے نیچے کے درجے میں ہے۔

عاشق جس مرتبہ میں بھی ہو معشوق کا حجاب ہے۔انت الغمامةعلی شمس فاعرف حقیقتک(تو اپنے سورج پر ایک بادل ہے پس تو اپنی حقیقت پہچان لے)اور اس پر چڑھنا اس تعین کے حجاب کے رفع ہونے اور مرتبۂ اطلاق سے شہود سے کنایہ ہے اور ہوا میں معلق ہونا یا تو اس تعین سے بالکل گزر جانے اور اس کے اوپر سیر کرنے سے کنایہ ہے یا نزول مراد ہے جسے سیر عن اللہ باللہ سے تعبیر کیا جاتا ہے جو کہ سیر فی اللہ کے بعد حاصل ہوتی ہے۔یہ تعبیر اس سے زیادہ مناسب ہے کہ اس دیوار کو تعین امکانی کے ساتھ تعبیر کیا جائے)

آپؒ نے اپنے ایک مکتوب الیہ شیخ حسین منصور کو بھی ایک خواب کی تعبیر بیان فرمائی۔جو ان کے بارے میں کسی خاتون نے دیکھا تھا۔اپنے مکتوب نمبر ایک سو نو(۱۰۹/۲)میں خواجہ معصومؒ لکھتے ہیں:

عورتے کذا و کذا در مادہ شما در خواب دیدہ است۔۔۔شما جامہ خوب پوشیدہ اید و زنجیر طلا و مرصع بجواہر در ہر پائے شما افتادہ است۔۔۔سلسلہ را سلسلۃ الذہب گویند([23])

"ایک خاتون نے آپ سے متعلق خواب دیکھا کہ آپ نے اچھا لباس پہنا ہوا ہے اور جواہرات جڑی ہوئی سونے کی زنجیر آپ کے دونوں پاؤں میں پڑی ہے۔جس نے آپ کو قید کیا ہوا ہے۔خاتون نے کہا کہ تم(ایک خاص) کیفیت میں تھے اور تم نے مجھ سے کہا کہ یہ پہنا ہوا لباس پیغمبروں کا ہے اور یہ قید کرنے والی زنجیر پیغمبران علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی ہے۔آپ جان لیں کہ پیغمبروں کا لباس گویا ان بزرگوں کی نسبت ہے۔جس کے حصول کی بشارت پہنچی ہے۔زنجیر ان کی شریعت ہے تا کہ آپ کو قید میں رکھے اور اپنی حدود سے باہر نہ چھوڑے اور ہو سکتا ہے کہ یہ زنجیر اس سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ سے عبارت ہو کہ جس میں آپ داخل ہوئے ہیں اور اس سلسلہ کو 'سلسلۃ الذہب' کہتے ہیں"

آپؒ نے ایک اور مرید شیخ ولی جہتی کو ان کے دیکھے گئے مختلف خوابوں کی تعبیر بیان فرمائی:

خواب می بردمی بیند کہ مردے سفید ریش پیدا شد گفت من عرف نفسہ۔۔۔بالکلیۃ معرفت ہمان ست کہ از خود بخود دبود و عارف را جز استہلاک ازاں نصیبن بناشد([24])

([23])سرہندی، محمد معصوم، مکتوبات خواجہ محمد معصومؒ، دفتر دوم، ۱۰۹/ ۱۸۲۔

Sarhandâ, Muhammad Ma'sëm, Maktëb«t Kh«wja Muhammad Ma'sëm, 109/182

([24])سرہندی، محمد معصوم، مکتوبات خواجہ محمد معصومؒ، دفتر دوم، ۱۴۲/ ۲۴۰۔

Sarhandâ, Muhammad Ma'sëm, Maktëb«t Kh«wja Muhammad Ma'sëm, 142/240

"(آپ نے لکھا کہ)خواب دیکھتا ہوں، ایک سفید ریش شخص ظاہر ہوا اس نے کہا:من عرف نفسه فقد عرف ربه[25](جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا) یہ کہہ کر غائب ہو گیا، میں بیدار ہو گیا اور سہم گیا۔۔۔ دوسرے جمعہ کی رات میں یہ دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے: وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ[26](اور کیا تم اپنی جانوں کو نہیں دیکھتے ہو) (مزید کہا) لايعرف الله غير الله[27](اللہ کو اللہ کے سوا کوئی نہیں پہچانتا) اے سعادت آثارا! یہ احوال مذکور کا پتہ دیتے ہیں اور انسانی کمال کی طرف دعوت دیتے ہیں اور معرفت کی طرف راستہ دکھاتے ہیں۔ پہلے واقعہ میں گویا اثر سے مؤثر کی طرف جانے اور نفس کے انقلابات سے اس کے مقلب کی جستجو کرنے اور باطل سے حق کی جانب تفکر کرنے کی طرف اشارہ ہے۔ دوسرا واقعہ شہودِ انفسی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ خواہ ذاتِ مطلوب کا شہود ہو یا مطلوب کی نشانیوں کا شہود ہو، نیز عارف کی کلی فنا کی طرف اشارہ ہے۔ معرفت وہی ہے کہ اپنے آپ سے اپنے ساتھ ہو اور عارف کو سوائے فنائیت کے اس سے کچھ نصیب نہ ہو"

آپؒ نے مرزا غضنفر کو ان کے خواب پر اپنے مکتوب نمبر تیئس (۲۳، دفتر سوم) میں تعبیر بیان فرمائی:

در خواب می بینم کہ کلاہ و بالائے آن فُوطہ ٔعِلاقہ دار چنانچہ عربان دوطُرہ گذاشتہ می پوشند تو بر سرِ من نہادہ۔۔۔ مابود از بابتِ امانت شما بشما دادیم چنانچہ فقرہ ٔدوم قرینہ است[28]

"میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ ٹوپی اور اس پر صافہ طُرّہ والا جیسا کہ عرب باشندے دو طُرّے چھوڑ کر پہنتے ہیں آپ نے میرے سر پر پہنایا ہے اور فرماتے ہیں کہ جو کچھ ہم میں تھا وہ سب تمہیں دے دیا اور تمہاری امانت تمہیں پہنچا دی۔۔ الخ۔ میرے سردار! یہ خواب ایک بہت بڑی بشارت ہے۔ مبارک باد۔ مگر اس عبارت کو اس پر محمول کرنا

---

(25) رازی، فخر الدین محمد، التفسیر الکبیر، دار الکتب العلمیۃ، بیروت. (۱۴۲۱ھ)۔ ۱/ ۸۲۔

R«zâ, Fakh al-dân, Al-tafsâr al-kabâr, D«r al-kotob al-ilmiyah, Beirut, 1421 AH. 1/82

(26) سورۃ الذاریات، ۵۱/ ۲۱

Al-Qurān, 51/21

(27) ابن عربی، ابی بکر محیی الدین محمد، تفسیر ابن عربی، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۲ھ، ۲/ ۳۲۶

Ibn Arabâ, Abâ Bakr Muhâ al-dân, tafsâr ibn Arabâ, D«r al-kotob al-ilmiyah, Beirut, 1422 AH, 2/326

(28) سرہندی، محمد معصوم، مکتوبات خواجہ محمد معصومؒ، دفتر سوم، ۲۳/ ۴۹۔

Sarhandâ, Muhammad Ma'sëm, Maktëb«t Kh«wja Muhammad Ma'sëm, 23/49

چاہیے کہ جو کچھ ہمارے اندر تھا ہم نے تمہارے ظرف و استعداد کے مطابق تمہیں دے دیا، یا تمہاری امانت کے متعلق جو کچھ ہمارے اندر تھا تمہیں دے دیا"

آپؒ اپنے ایک مرید اور مغل امیر محمد میر بیگ بدخشی کو مکتوب نمبر ساٹھ (۶۰، دفتر سوم) میں ان کے خواب کی تعبیر بیان فرماتے ہیں:

در خواب دیدہ اند کہ آن لعلِ بدخشانِ رسالت و فصِّ خاتمِ نبوت علیہ افضل الصَّلوات و اکمل التحیات بناز مستعدِ شدہ ۔۔۔ واز کمالاتِ نمازِ او علیہ السلام کہ معراجِ اوست نصیبے دہاد ([29])

"آپ نے خواب دیکھا کہ بدخشانِ رسالت کے لعل اور خاتم نبوت کے نگینہ حضور ﷺ نماز کے لئے تیار ہو کر فرماتے ہیں کہ جو شخص ابو حنیفہ کوفیؒ کی ملت کے تابع ہے، وہ ابو حنیفہ کوفیؒ کے ہمراہ اس صف میں داخل ہو جائے۔ بندہ آپؒ کے ساتھ اس صف میں شامل ہو گیا اور حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ واضح ہو کہ یہ خواب آپ کے لئے اور ہمارے لئے بھی نہایت عمدہ بشارت ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کی برکات سے بہرہ ور فرمائے اور حضور ﷺ کی نماز سے کہ ان کی معراج ہے کچھ حصہ عطا فرمائے"

مکتوب نمبر چوہتر (۳/۷۴) میں آپؒ نے اپنے مرید محمد سعید سارنگ پوریؒ کے خوابوں پر پوچھے گئے سوالات کے جوابات دیئے لکھتے ہیں:

آنکہ در ایامِ عاشورا حضرتِ امام حسینؓ را در خواب دیدند و مطلبے پرسیدند جواب شافی نیافتند۔۔۔ و بر اتباعِ سنت و اجتناب از بدعت راسخ بود و در میان دو شمع کتاب و سنت راہ گزیند ([30])

"آپ نے یہ جو ایامِ عاشوراً میں حضرت امام حسینؓ کو خواب میں دیکھ کر کوئی سوال کیا اور شافی جواب نہیں پایا۔ پھر آپ نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھ اور وہی سوال کیا اور شافی جواب نہیں سنا اور جو کچھ القا کیا گیا وہ آپ پر واضح نہیں ہوا۔ آپ نے اس فقیر سے اس کی وضاحت طلب کی ہے۔ میرے سردار! سرورِ کائنات و فخر موجودات ﷺ جو کہ رحمتِ عالمیاں اور ہادیٔ گمراہاں ہیں اور ان کے جگر گوشہ (سیدنا امام حسینؓ) کا دیکھنا جو کہ سر چشمۂ ولایت اور فیض و ہدایت کے منبع ہیں مبارک اور بشارت ہے اور سوالات کے جوابات اور مشکلات کے حل اور

([29]) ایضاً، ۶۰/۹۹-۱۰۰۔

ibid,60/99-100

([30]) ایضاً، ۷۴/۱۱۹۔

ibid,74/109

دینی و دنیاوی کاموں کی کشائش کے لئے انہیں دیکھ لیناہی کافی ہے اور سب کے مقام کا لحاظ رکھتا ہے۔ جس راستہ پر رسول اللہ ﷺ چلے ہیں وہ اجتباء (جذب) کا راستہ ہے، جو کہ محبوبیتِ ذاتیہ سے معلق ہے اور ان ﷺ کا سلوک راہ شریعت ہے۔ پس جو یہ چاہتا ہے کہ حضور ﷺ کے راستہ پر چلے چاہیے کہ راہِ شریعت کو مضبوطی سے پکڑ لے اور اتباع سنت اور اجتناب بدعت پر ثابت قدم رہے اور کتاب و سنت کی دو شمعوں کے درمیان راستہ اختیار کرے"

آپؒ نے دفتر سوم میں خواجہ احمد بخاری کے مکتوب میں ان کے لئے دیکھے گئے ایک خواب اور اس کی تعبیر کا ذکر کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

یکے از منتسبان شما دیدہ است کہ در پیش شما نعمتے ست کہ مردمِ ہفت اقلیم و وحوش و طیور راازان بہرہ میگیرند و ۔۔۔ بساست کہ اعوان و انصار صاحبِ معاملہ این چیزے می بینند (31)

"آپ کے منتسبین میں سے کسی نے (خواب) دیکھا کہ آپ کے سامنے ایک نعمت ہے۔ جس سے تمام دنیا کے لوگ، وحشی جانور اور پرندے حصہ پاتے ہیں اور ان کی دلجمعی ہوتی ہے۔ (یہ) ایک اعلیٰ بشارت ہے لیکن چونکہ خواب کا معاملہ ہے، دیکھیں کیا تعبیر ہوتی ہے۔ بہر حال یہ اس (شخص) کی استعداد کی خبر دینے والا (خواب) ہے۔ قوت سے فعل میں آنا اور بات ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ صاحبِ معاملہ کے معاون و مددگار اس قسم کی کوئی چیز دیکھتے ہیں"

آپ نے ایک مکتوب (۳/۱۹۷) میں حافظ ابو اسحاق ٹھٹھویؒ کے جوابی مکتوب میں ان کے خواب کی تعبیر بیان فرمائی ہے۔ حافظ ابو اسحاق نے خواب دیکھا تھا کہ حضرت اسحٰق علیہ السلام نے انہیں ایک بڑا "گنا" ارسال فرمایا اور انہیں مکہ معظمہ میں طلب فرمایا ہے۔ پھر صاحبِ خواب نے خود کو کچھ مرتبہ مکہ معظمہ میں دیکھا۔ آپؒ اس کی تعبیر میں لکھتے ہیں:

نیک و مبارک ست و از مناسبتِ معنویہ بآنحضرت علیہ السلام مُشعِر ست ۔۔۔ و چون پرچہ پوشیدید باز برہنہ یاقتید تعبیرِ آن فناست و گسست از تعلقات (32)

---

(31) ایضاً، ۱۲۴/ ۱۷۰۔

ibid,124/170

(32) ایضاً، ۱۹۷/ ۲۴۴۔

ibid,197/244

''(خواب) عمدہ اور مبارک ہے اور حضرت اسحٰق علیہ السلام کے ساتھ باطنی نسبت دینے والا ہے۔ اس خواب کے بعد خود کو مکہ مبارکہ میں دیکھنا اس معنی کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ کعبہ معظمہ کو ان حضرت علیہ السلام سے، ان کے والد (سیدنا ابراہیم علیہ السلام) اور بھائی سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ ایک خاص خصوصیت و نسبت ہے۔ دو تین مرتبہ آپ نے خود کو برہنہ دیکھا ہے کہ جب لباس پہن لیا پھر بھی برہنہ پایا، اس کی تعبیر فنا اور تعلقات کا منقطع ہو جانا ہے''

حضرت شاہ ولی اللہ بن عبد الرحیمؒ (۱۱۱۴ھ-۱۱۷۶ھ / ۱۷۰۳ء- ۱۷۶۲ء) نے بھی بارہویں صدی ہجری میں اپنے مکتوبات میں کئی جگہ خواب کی تعبیر کے بارے میں تحریر فرمایا ہے۔ ان کے کئی مکاتیب میں مکتوب الیہم کو خوابوں کے بارے وضاحت اور ان کی تعبیر ملتی ہے۔ مثلاً ایک مکتوب میں اپنے خلیفہ شاہ محمد عاشق پھلتی کو ان کے خواب پر لکھتے ہیں:

''حالت جو بندے کو حاصل ہوتی ہے اس کے کچھ عالمِ علویات سے اور کچھ عالم سفلیات سے اسباب ہوتے ہیں اور بندے کے حالات میں سے ایک حالت خواب کی بھی ہے۔ کبھی خواب کے معاملے میں بڑا اشتباہ ہو جاتا ہے اور گڑ بڑ ہو جاتی ہے''(33)

آپؒ حضرت شاہ عاشق پھلتی کو ہیؒ کو ایک خواب کی تعبیر کے بارے میں دریافت کرنے پر مکتوب نمبر اکتیس (۳۱، جلد دوم) میں خوابوں کے خصائص اور ان کی تعبیر کے بارے میں تفصیل سے تحریر فرماتے ہیں:

''جاننا چاہیے کہ ایک ہی خواب خصوصیات کے اعتبار سے مختلف تعبیریں رکھتا ہے۔ اس بارے میں حکمِ کلی لگانا درست نہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خیال بعض اطوار و طریقوں سے ایسے اجمالی معنی نکال لیتا ہے کہ اس سے مصتحب (مصاحب) عادتِ زمانہ اور عادتِ شہر کے مطابق ہوتا ہے، اور اسی طریقے کے ایک حصے کو اس معنی اجمالی کا آشیانہ بنالیتا ہے۔ جیسا کہ مجھ سے کسی نے بیان کیا کہ اس نے خواب میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو موجودہ زمانے کے سپاہیوں کی وضع میں دیکھا ہے۔ ان کی داڑھی چھوٹی اور مونچھیں بڑی بڑی تھیں۔ یہ وضع عادتِ زمانہ کے لحاظ سے صورت شجاعت اور پہلوانی کی ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خواب دیکھنے والے کے اندر کسی طرح کی کوئی کمی ہوتی ہے اگرچہ وہ اکثر حالات میں صفتِ صلاح و تقویٰ سے متصف ہو۔ وہ خواب میں کسی بزرگ کی روح کو اسی صفتِ ناقصہ کے ساتھ دیکھتا ہے جو خود اس کے اندر ہوتی ہے اور یہ روح خواب میں اس صورت کے لئے مثلِ آئینہ بن جاتی

(33) ولی اللہ، شاہ، نادر مکتوبات شاہ ولی اللہ، جلد دوم، ۹۷/ ۲۰۴۔

Shah Walâ Allah, N«dir Maktubat Shah walâ Allah, 97/204

ہے۔ جیسا کہ بیان کرتے ہیں کسی شخص نے حضور ﷺ کو بیمار دیکھا اور اس کی تعبیر خود اس دیکھنے والے کا شرع شریف کے ساتھ کمزور اعتقاد تھی۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی بزرگ کے (عمدہ و اعلیٰ) طریقہ میں کوئی کمی یا خلل واقع ہو جاتی ہے اور خواب دیکھنے والا اس نقصان و فتور کو اس بزرگ کی شخصیت میں دیکھتا ہے۔ مثلاً ایک مرتبہ شیخ صدر الدین قونویؒ نے حضور ﷺ کو خواب میں وفات پائے ہوئے دیکھ۔ اس خواب کی تعبیر خلافتِ عباسیہ کا خاتمہ اور آفاق میں فتنۂ چنگیزیہ کا ظہور تھی۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ شُربِ خمر اور سرمستی سے جذبہ کی طرف اشارہ و کنایہ ہوتا ہے اور کبھی وہ صفت اس دیکھنے والے کے بعض اقارب میں ظاہر ہوتی ہے۔"[34]

حضرت شاہ صاحب ہی شاہ محمد عاشق پھلتیؒ کو خواب کے بارے میں لکھتے ہیں:

"وہ خواب جس میں آپ نے حضرت قبلہ گاہ (شاہ عبد الرحیم) قدس سرہ کو دیکھا ہے کہ انہوں نے بہت کچھ التفات فرمایا ہے، ایک بشارتِ ظاہر و باطن ہے اور کتاب "مآثر رحیمیہ" کی جمع و تالیف کے مقبول ہونے کی علامت ہے"[35]

حضرت شاہ ولی اللہؒ اپنے ماموں زاد اور مرید و خلیفہ شاہ محمد عاشق پھلتیؒ کو اپنی نانی اور مکتوب الیہ کی دادی کی تعزیت میں مکتوب لکھتے ہیں اور اس میں ان کی وفات سے پہلے اپنی والدہ کے دیکھے گئے خواب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"گویا فرشتوں کی فوجیں آسمان سے نازل ہوئی ہیں اور ایک کام کی تیاری میں کوشش کر رہی ہیں۔۔۔ اتنے میں محمد عاشق (مکتوب الیہ) آتے ہیں اور والدہ کے کان میں کہتے ہیں کہ نشتر لگا دیا گیا اور خون بہت بر آمد ہوا ہے مختصراً یہ کہ والدہ کا یہ خواب ان خوابوں میں سے ہے جن سے نجات و بخشش میت کا علم ہوتا ہے"[36]

شاہ نور اللہ بڈھانوی کو ایک مکتوب نمبر اناسی (۷۹) میں ان کے لئے استخارہ کرنے اور اس میں اپنے دیکھے گئے خواب کا ذکر فرماتے ہیں اور پھر اس کی تعبیر کرتے ہیں:

---

[34] ایضاً، ۳۱/ ۴۷۰-۴۷۱۔

ibid, 31/470-471

[35] ایضاً، جلد دوم، ۴۶/ ۴۹۸۔

ibid, 46/498

[36] ایضاً، ۱۰/ ۱۲۱۔

ibid,10/121

''ظاہر ہوا گویا حضرت قبلہ گاہیؒ (والد گرامی) تم پر توجہ دے رہے ہیں اور تم آنکھیں کھولے ہو اور توجہ کی تھوڑی سی تاثیر کی وجہ سے سر ہلا رہے ہو اور حرکت کر رہے ہو۔ یہ کھلی آنکھیں اور حرکت حضرت والا کی ناخوشی کا سبب ہے۔۔۔ فقیر نے ان سے تمھاری بہت سفارش کی تو انہوں نے تمہیں معاف فرمایا اور فاتحہ خیر فرمائی۔ پھر دیکھا کہ والد گھر سے باہر آئے، مجلسِ توجہ منعقد فرمائی اور تمھاری طرف متوجہ ہوئے اور تم (مراقبے کی) شرط کی مانند بند آنکھوں سے مستغرق و محو ہو گئے ہو۔۔۔ اس خواب کا حاصل یہ معلوم ہوتا ہے کہ تم صوفیہ کے طرز پر رہو اور ان کے اشغال کی پابندی کرو مگر اس کے باوجود خود بھی استخارہ کر لو''([37])

اپنے خلیفہ شاہ محمد عاشق پھلتیؒ کو ایک مکتوب میں کسی شخص کے دیکھے گئے خواب کا ذکر کر کے اس کی تعبیر بیان فرماتے ہیں:

''ایک شخص نے خواب دیکھا کہ آپ نے دو پھل اس فقیر سے لئے ہیں اور انہیں اپنے ساتھ لے گئے ہیں اور خواب دیکھنے والے کو آپ نے ان پھلوں میں شریک کیا ہے۔۔۔ اس کی تعبیر فیض ظاہر و باطن کی استعداد ہے پھر خواب دیکھنے والے نے دیکھا کہ آپ نے اسے طواف کعبہ کراوایا ہے۔ اس کی تعبیر اس شخص کا آپ کے واسطے سے طریقہ صوفیا میں داخل ہونا ہے''([38])

شاہ عاشق پھلتیؒ کو مکتوب نمبر ایک سو انتالیس (۱۳۹) میں ان کے صاحبزادے محمد فائق کے خوابوں کا ذکر کر کے ان کی تعبیر بیان فرمائی ہے:

''برخوردار محمد فائق کے خواب معلوم ہوئے۔ یہ خواب ان کی اطاعت کی قبولیت پر دلالت کرتے ہیں پہلا خواب اوپر کی جانب اڑنا، ملکیت کا بہیمیت کی قید سے آزادی پانے کی مثال ہے۔ دوسرا خواب کلمۂ سبحان اللہ، حمد کے ساتھ پتھر پر لکھا دیکھنا، صورتِ خطّیہ اور صورتِ لفظیّہ کے پردے میں اللہ تعالیٰ کی یاد کا موضعِ گمان ہے''([39])

شاہ صاحب نے حکیم ابو الوفا کشمیری کو مکتوب نمبر ایک سو بیالیس (۱۴۲) میں ان کے ایک خواب اور اس کی تعبیر کا ذکر فرمایا:

([37]) ولی اللہ، شاہ، نادر مکتوبات شاہ ولی اللہ، ۷۹/۲۴۳۔

Shah Walâ Allah, N«dir Maktubat Shah walâ Allah,79/243

([38]) ایضاً، ۹۱/۲۷۱-۲۷۲۔

ibid,91/271-272

([39]) ایضاً، ۱۳۹/۳۵۶۔

ibid,139/356

"یہ خواب کہ آپ نے خود کو حضرتِ سرورِ انبیاء ﷺ کی خلوت میں ایسی جگہ پایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس جگہ تک پہنچنے کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہیں، خود آنحضرت ﷺ اپنے گھر میں بستر مبارک پر اور آپ کے لباس میں تھے۔ یہ خواب مبارک ہے۔ وظیفے کی قبولیت اور آپ کے اخلاص کی قبولیت پر دلالت کرتا ہے۔ گویا غیر متعارف طور پر خلوتِ خانۂ خاص میں جہاں پر غیر محرم نہیں ہوتے آپ نے راستہ پایا ہے۔ بہت مبارک ہو۔"(40)

شاہ محمد عاشق پھلتیؒ کو ہی مکتوب (۲۲، جلد دوم) میں خواجہ محمد امین کشمیری کے ایک خواب کا ذکر فرما کر اس کی تعبیر بتاتے ہیں:

"خواجہ محمد امین نے آپ کے اور میاں نور اللہ کے بارے میں ایک پُر از بشارت خواب دیکھا ہے کہ آپ دونوں اور خواجہ محمد امین ایک دلکشا باغ میں پہنچے ہیں جس کا نام "امام الحرمین" ہے۔ وہ آپ کے دادا شیخ محمدؒ کے مزار کی زمین ہے۔ میاں نور اللہ کے بعض اسلاف بھی وہاں مدفون ہیں۔ وہاں بڑی بڑی نعمتیں کہ جن کی کیفیت معلوم نہیں۔ وہ آپ دونوں کے لئے لائی گئی ہیں اور میاں نور اللہ کی نسبت آپ کا حصہ زیادہ ہے۔ خواب دیکھنے والا سمجھ رہا ہے کہ دونوں کی تخصیص سے صاحب مزار کا آپ دونوں کا ابنیّت کی جہت انتساب ہے۔ خواب دیکھنے والے کے دل میں یہ بھی گزر رہا ہے کہ اتنی کثیر نعمتیں تو فرزندوں کو دی جا رہی ہیں، دوسروں کو یہ بات کب میسر آسکتی ہے؟

پھر صاحبِ خواب نے میاں نور اللہ سے پوچھا کہ اس بقعہ کا امام الحرمین کے ساتھ موسوم ہونا کس وجہ سے ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے اجدادِ اعلیٰ میں سے کوئی صاحب حج کو گئے تھے اور امام الحرمین کے نام سے مقلب ہوئے تھے۔ جب وہ یہاں مدفون ہوئے تو اس بُقعہ کا نام بھی امام الحرمین ہو گیا۔۔ اس کی تعبیر میرے دل میں یہ آئی کہ امام الحرمین سے مراد ارواحِ مقربین کی اجتماع گاہ ہے۔ آپ دونوں کو اس مقام سے حصۂ وافر پہنچا ہے اور یہ حصہ معنوی فرزندی کی وجہ سے ہے۔ خواہ وہ فرزندی نسبی فرزندی سے ملی ہو یا نہیں یعنی یہ شخص ان ارواح کے فیض کا نشیمن ہو گا اور وہ ارواح اس کو اس عالمِ شہادت میں مثل خویش و اقربا جانتی ہیں۔

کعبہ سے مراد تجلّیٔ اعظم ہے۔ یہ جو کہا گیا کہ بعض اجداد حج کعبہ کو گئے تھے۔ تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ تجلّیٔ اعظم سے متصل ہوئے تھے اور جو یہ کہا گیا کہ وہ اس جگہ امام الحرمین کے لقب سے مقلب ہوئے۔ تو اس سے مراد یہ ہے کہ تجلّیٔ اعظم کے روبرو انہوں نے حظِ وافر پایا تھا اور یہ جو کہا گیا، جب وہ اس جگہ مدفون ہوئے تو اس جگہ کا نام امام الحرمین مقرر کر دیا گیا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اس اتصال کی وجہ سے جو ان کی ارواح کی حقیقت کو تجلّیٔ اعظم کے

---

(40) ایضاً، ۱۴۲/ ۳۶۰۔

ibid,142/360

ساتھ ہے، ان کے اجساد و اجسام کو بھی ایک برکتِ عظیمہ حاصل ہو گئی ہے۔ الغرض یہ ایک سچا خواب ہے اور ان ارواح کی اویسیت سے نصیب وافر پانے پر دلالت کرتا ہے"([41])

آپؒ شاہ محمد عاشق پھلتی کو ہی مکتوب نمبر ارسٹھ (۶۸) میں دو دوسرے لوگوں کے دیکھے گئے خواب کی تعبیر بیان فرماتے ہیں:

"اور محمد عارف کا خواب میں یہ دیکھنا کہ ستو کا پیالہ ہے جو آپ نے سارا پی لیا ہے اور پیالے کے اطراف میں لگے بقایا ستو ہیں انہیں صاحب خواب نے پی لیا ہے اور اس بچے ہوئے ستوؤں نے اسے شکم سیری کی حد تک پہنچا دیا ہے۔ اس کی تعبیر آپ کے حق میں برکتِ متعدیہ کا موجود ہونا ہے اور احمد کا یہ خواب دیکھنا کہ صوفیائے متقدمین میں سے کسی ایک صوفی سے آپ کا موازنہ کرنے کی بحث ہو رہی ہے اور صاحب خواب نے اسوقت یہ شعر پڑھا؎

طرۂ سنبل کجا و طرۂ گیسو کجا

ہر دو پیچانند امّا این کجا و اُو کجا

(یعنی سنبل کی گھاس کہاں اور محبوب کی زلف کہاں؟ اگر چہ پیچیدگی میں دونوں مشابہت رکھتے ہیں لیکن دونوں میں بڑا فرق ہے) اس میں یہ بات دکھائی گئی ہے کہ آپ نے لطائف خفیہ کو جمع کر لیا ہے"([42])

آپ شاہ محمد عاشق پھلتی کو ایک مکتوب (۷۱، جلد دوم) میں ان کی اہلیہ کے ایک خواب کی تعبیر بیان فرماتے ہیں:

"والدہ محمد فائق کا خواب معلوم ہوا جس کا خلاصہ یہ کہ حضور ﷺ کا علماء و مشائخ کی ایک محفل میں آپ کو اپنے دست خاص سے خرقہ پہنانا اور اس کھانے میں جو سامنے لایا گیا، برکت کا ظاہر ہونا تھا۔ یہ خواب سچا ہے اور آپ کو خرقہ محمدیہ کا ملنا، اس کی تعبیر برکت ظاہری و باطنی اور آپ کی طرف ارواحِ سلف کا التفات ہونا ہے"([43])

([41]) ولی اللہ، شاہ، نادر مکتوبات شاہ ولی اللہ، جلد دوم، ۲۲/ ۴۵۴-۴۵۶۔

Shah Walâ Allah, N«dir Maktubat Shah walâ Allah, 22/454-456

([42]) ایضاً، ۶۸/ ۵۴۲-۵۴۳۔

ibid,68/542-543

([43]) ایضاً، ۷۱/ ۵۴۹۔

ibid,71/549

آپؒ نے شاہ عاشق پھلتی کو ہی ایک مکتوب نمبر ایک سو چھ (۱۰۶) میں شاہ نور اللہؒ کے ایک خواب کی تعبیر بیان فرمائی:

"کہ میرے والد (شاہ عبد الرحیم) قدس سرہ مجھ سے مجلسِ شیخ ابو الفتح و شیخ ابو الفضل و شیخ ہبۃ اللہ کے بارے میں فرمایا کہ یہ مجلس اہل عشق کی مجلس ہے اور اپنی مجلس یا میرے نانا حضرت شیخ محمد پھلتی قدس سرہ کی مجلس کے متعلق فرمایا کہ یہ اہل حضور کی مجلس ہے اور مخدومی شاہ عبید اللہ پھلتی (ماموں حضرت شاہ ولی اللہؒ) کی مجلس کے بارے میں فرمایا یہ اہل برکت کی مجلس ہے اور مخدومی شاہ حسیب اللہ (دوسرے ماموں حضرت شاہ ولی اللہؒ) کی مجلس کے بارے میں فرمایا کہ یہ اہل تجرید کی مجلس ہے۔

شاہ نور اللہ نے خواب میں دیکھا کہ شاہ عبید اللہ پھلتی ہاتھ میں تسبیح رکھتے ہیں اور شاہ حسیب اللہ ان کی شکل میں مضمحل و منتقل ہونا شروع ہوئے یہاں تک کہ پہننے کے کپڑوں کے سوا ان کا اپنا کوئی نشان باقی نہ رہا۔ پھر خواب میں والد ماجد (شاہ عبد الرحیم) نے اس فقیر، شاہ نور اللہ اور شیخ محمد عاشق کے بارے میں فرمایا تم لوگوں کی مجلس ایک نئی شان کی مجلس ہے، یعنی یہ نفوس قدسیہ کی مجلس ہے یہ ایک سچا خواب ہے۔ حقیقت میں مذکورہ بالا بزرگوں کی ارواح انہیں نسبتوں کی حامل ہیں جس کی طرف یہ (کہے گئے) کلمات اشارہ کرتے ہیں۔ عشق کے معنی فرطِ محبت کے ہیں۔ ان حضرات کی یادداشت کہ جن کا لطیفہ قلبیہ دیگر لطائف پر زیادہ غالب ہوتا ہے، فرط محبت سے ملی ہوئی ہوتی ہے اور محبت شدیدہ کا ایک رنگ ان حضرات اکابر کے اقوال، احوال اور افعال میں ضرور ملا ہوا ہوگا۔

حضور کے معنی خالص یادداشت کے ہیں۔ محبت، خوف اور نورانیت وغیرہ کی کسی آمیزش کے بغیر۔ یہ تینوں چیزیں محبت، خوف اور نورانیت لطیفہ سِرّ سے پیدا ہوتی ہیں اور لطیفہ ارواح ان کو تمام و مکمل کرتا ہے۔ برکت کے معنی یادداشت کے اندر طاعتِ بدنیہ و لسانیہ اور تلاوتِ اسمائے الٰہیہ کی نورانیت کا داخل ہونا ہے۔ نیز یادداشت کا اس نورانیت کے رنگ سے رنگین ہونا ہے۔ تجرید کے معنیٰ جوہرِ نفسِ ناطقہ میں صفائی ستھرائی کا ہونا ہے۔ جو عالمِ ازل میں صفاتِ سَلبیہ کی میراث ہے اور اس صفائی کا تقاضا خواہ اختیاری طور پر خواہ بے اختیاری سے قطع تعلقات ہے اور نفوس قدسیہ کے معنی اصلِ فطرت میں مبادی عالیہ کے ساتھ لاحق ہونا ہے۔ اس مقام سے طرح طرح کی نسبتیں اس طرح وجود میں آتی ہیں جس طرح سوراخ دار برتن سے پانی کے قطرے زمین پر گرتے ہیں"[44]

---

[44] ایضاً، ۱۰۶/۶۲۷-۶۳۰۔

ibid,106/627-630

حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ، بارہویں صدی ہجری میں ہی عظیم بزرگ اور عالم حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ کے مکتوبات ملتے ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے مکتوب میں خواب کی تعبیر کا ذکر فرمایا ہے۔ آپؒ اپنے ایک عزیز صاحبزادہ مرید حسن کو ایک مکتوب اڑتیس(۳۸) میں اپنے خواب کا لکھ کر اس کے متعلق مکتوب الیہ کو یوں نصیحت فرماتے ہیں:

"فقیر نے خواب میں معلوم کیا کہ تمہاری والدہ باطن میں ناخوش ہیں۔ والدہ کی ناراضگی آخرت و دنیا میں باعثِ نقصان ہے۔ یہ بات خود والدہ مشفقہ سے دریافت کرو۔ اگر یہ بات حقیقت ہے تو اس کا کفارہ ادا کرو اور تلافی کرو۔ اللہ تعالیٰ تمھارے کاموں میں خیر و برکت دے"(45)

حضرت شاہ غلام علی دہلوی نے بھی اپنے متعلقین کو مکتوبات تحریر فرمائے۔ جن کا مجموعہ فارسی اور اردو زبان میں شائع ہو چکا ہے۔ ایک مکتوب میں آپؒ نے خواب کی تعبیر بیان فرمائی ہے۔ ایک مغل شاہزادے مرزا جہانگیر نے آپؒ سے اپنے ایک خواب کی تعبیر دریافت کی تھی۔ آپؒ نے جوابی مکتوب میں اس خواب اور اس کی تعبیر کے بارے میں یوں ذکر فرمایا:

خود رادر موتی محل دیدہ اند بسیار مبارک است خدائی کریم قادر است و مجیب الدعوات کہ بکامیابی در موتی محل در شاہجہان آباد بیارد۔۔۔۔(46)

"آپ نے خود کو موتی محل میں دیکھا ہے، یہ بہت مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ قادر اور دعاؤں کو قبول فرمانے والا ہے، جو موتی محل کی کامیابی کو شاہجہان آباد میں لے آئے۔ تفکرات اس کا ظاہر ہیں اور دوسری چیزیں گرم غذا کے اثرات اور بعض اخلاط کا غلبہ ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ یہ ڈراؤنا خواب نماز کے لئے بیدار کرنے کی خاطر ہے۔ جو عنایت الٰہی سے تنبیہ اور نیک کام سے آگاہ رکھنے کے لئے ہے فکر نہ کریں گائے یا بھینس صدقہ کر دیں"

خلاصہ بحث:

ہمارے بزرگان دین جو اعلیٰ پائے کے عالم باعمل تھے انہوں نے اپنے علم و عرفان کی روشنی میں بالمشافہ اور مکتوبات کے ذریعے لوگوں کی راہنمائی فرمائی۔ انہوں نے کبھی اپنے متعلقین کی تعلیم و تربیت کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں رکھا۔ ان کے متعلمین اور مریدین نے اپنے تصفیہ قلب اور تجلیہ روح کے لیے ان سے نسبت قائم کی

---

(45) جان جاناں، مرزا مظہر، مکتوبات مرزا مظہر جان جاناں شہید، ۱۸۷/۳۸۔

J«n Janan, Mirz« Mazhar, Maktëb«t Mirz« J«n Janan, 38/ 187

(46) دہلوی، غلام علی، شاہ، مکاتیب شریفہ شاہ غلام علی دہلوی، ۲۷/۱۲۔

Dahlavâ, Ghël«m Alâ Shah, Mak«tâb Sharifah Shah Ghël«m Alâ Dahlavâ, 12/ 27

۔ان کے بتائے ہوئے راستے کو اپنانے کی کوششیں کیں۔ کبھی (اپنی حالت سے آگاہی کے لیے) ان بزرگوں سے اپنے دیکھے گئے خوابوں کی تعبیر بھی دریافت کی۔ مکانی دوری کی بنا پر یہ تعبیرات مکتوبات کے ذریعے بھی پوچھی جاتی تھیں۔ جن کے جوابات بھی مکتوبات کے ذریعے ہی دیے جاتے تھے۔ تحریر میں آنے کی بدولت یہ محفوظ ہوئے اور آج ہم تک پہنچ گئے۔ مکتوبات میں گو مخصوص لوگوں کی خواب کی حالت میں ان کی ذاتی کیفیات وحالات کا اظہار ہے۔اسی لحاظ سے انہیں جوابات بھی مرحمت ہوئے۔ مگر ان جوابات سے ہم پر ان بلند مرتبہ علمائے کرام بزرگان دین کی علم دین سے آگاہی، بلند باطنی، روحانیت اور تعلق باللہ کا اظہار بھی واضح ہوتا ہے۔جو ان بزرگوں کے ان پہلوؤں کے بارے میں جاننے باعث بنتا ہے اور ان سے عقیدت اور پھر محبت کرنے کا ایک سبب فراہم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نصیب فرمائے! آمین۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License